اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

چندہ سالانہ دو روپے

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

بابت ماہ رجب سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق اگست سنہ ۱۹۴۱ء

ماہ ظہور سنہ ۱۳۲۰ ہش

جلد ۱۵ — محمد یعقوب مولوی فاضل — نمبر ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک قرضہ حسنہ پچاس ہزار

(از جناب ناظر صاحب بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان) :-

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ سالہا سال سے مالی زیر باری سے دبی ہوئی چلی آرہی ہے گو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب یہ زیر باری اتنی نہیں رہی جتنی سالہائے ماسبق میں تھی ۔ بلکہ ہر سال اسمیں کچھ نہ کچھ تخفیف ہو رہی ہے اور یہ امر نظارت مرکزیہ کیلئے بہت ہی اطمینان کا موجب ہے کہ جہاں پہلے ہر سال صدر انجمن کی زیر باری میں اضافہ ہوتا رہتا تھا اب کچھ عرصہ سے بجائے اضافہ کے کسی قدر کمی ہوتی رہی ہے ۔ اور یہ جماعت احمدیہ کی فرض شناسی کا بین ثبوت ہے کہ وہ چندوں کی ادائیگی میں پہلے کی نسبت زیادہ ہمت سے کام لے رہی ہے ۔ چنانچہ ہر سال صدر انجمن کی آمد کا جو بجٹ زیر مد چندہ عام و حصہ آمد وغیرہ منظور ہوتا ہے ۔ اُسے نہ یہ کہ پورا کر دیا جاتا ہے بلکہ بجٹ سے کچھ زیادہ آمد بھی ہو جاتی ہے ۔ گو اس رفتار ترقی میں بہت کچھ تیزی کی گنجائش ہے ۔ اور بہت سی جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں ۔ جنہوں نے اپنی مالی ذمہ واری کو نہ اچھی طرح سمجھا ہے ! اور نہ پورا کیا ہے بلکہ صحیح مقام کی نسبت سے بہت پیچھے ہیں ۔

صدر انجمن کی اس زیر باری کو پورا کرنے کیلئے مجلس مشاورۃ ۱۹۳۵ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تین سالوں میں چندہ خاص کے ذریعہ ایک لاکھ روپیہ کی رقم جماعت سے فراہم کیجائے لیکن افسوس ہے کہ چندہ خاص کے ذریعہ جو گذشتہ تین سالوں میں ایک لاکھ روپے کی رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی وصول نہیں ہوئی ۔ بلکہ بہت ہی قلیل رقم وصول ہوئی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صدر انجمن کی زیر باری میں معتد بہ کمی چندہ خاص کے ذریعہ ہو جانی چاہیئے تھی نہیں ہو سکی ۔ اس طرح صدر انجمن زیر باری کی پریشانیوں میں بہت حد تک مبتلاء چلی آرہی ہے ۔ اس زیر باری سے جلد جلد سبکدوشی حاصل کرنے کی اس وجہ سے بھی سخت ضرور کہ صدر انجمن کی بہت سی جائیداد مکفول اور رہن ہے ج عوض میں صدر انجمن کو ایک بڑی رقم سالانہ کرایہ وغیرہ می کرنی پڑتی ہے ۔ اگر اس بار کے ادا کرنے کی جلد سے جلد ص ہو جائے تو علاوہ اس بوجھ کے ہلکا ہو جانے کے جو رقم روپے کی کرایہ کی شکل میں صدر انجمن کو ادا کرنی پڑتی بچت ہو سکتی ہے ۔ اس دور اندیشی کے پیش نظر اس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر اس تجویز کو منظور فرمایا ۔ کہ نظارت بیت المال جماعت ذی ثروت لوگوں سے پچاس ہزار روپیہ کی رقم بطور صدر انجمن کے اس قدر بار کو جلد سے جلد ادا کرے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ ک پچاس ہزار روپیہ کی قرضہ حسنہ کیلئے یہ اپیل جماعت کے احباب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں جو سلسلہ کا خاص در ہیں کہ وہ ہمت کر کے اس رقم کو بطور قرضہ حسنہ دیکر عن

احباب کو تجربہ ہو چکا ہے کہ گذشتہ آٹھ دس سال بھی صدر انجمن کیلئے احباب سے قرضہ لیا گیا ۔ وہ عین عد اور وقت پر قرضہ دینے والے احباب کو لوٹا دیا جاتا رہا ۔ احباب کو اس قرضہ کے واپس لینے میں کسی قسم کی کوئی دق اس پچاس ہزار روپے کی فراہمی اور ادائیگی کی بھی اسی قسم کی شرائط جو پہلے تھیں اور جو درج ذیل ہیں :-

(بقیہ بر صفحہ ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ

ابھی چند سال ہوئے کہ دنیا ایک خطرناک جنگ کے دور سے گذری ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر قبل از وقت یعنی ۱۹۰۵ء میں بتا دیا تھا کہ

"اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اسی طرح آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے ایک عظیم الشان زلزلہ کی خبر دی گئی ہے۔ جو جوانوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اور شہر اس سے برباد ہوں گے۔ اور اس قدر خون بہیگا۔ کہ نہریں مُردوں کے خون سے سُرخ ہو جائیں گی۔ اور پہاڑ اس سے اُڑائے جائیں گے۔ اور لوگ اس کے صدمہ سے پاگل ہو جائیں گے۔ اور تمام دنیا پر اس کا اثر ہوگا۔

پھر آپ نے خبر دی کہ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چاروں طرف جنگی جہاز پھریں گے۔ تاکہ آپس میں جنگ ہو اور مسافر روکے جائیں گے۔ اور اپنے وطنوں تک ان کا پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔ اور زارِ روس سے اسکی حکومت لے لی جائے گی۔

پھر آپ کو بتایا گیا کہ جہاز ہر وقت سمندر میں جانے کے لئے تیار رکھے جائیں گے۔ زمین تہ و بالا کی جائیگی۔ اور خدا اپنی فوجوں سمیت دنیا کو اس کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے نازل ہوگا جس طرح میرا ذکر اور میری یاد مٹ گئی ہے۔ اسی طرح میں شہروں اور علاقوں کو برباد کرونگا اور ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔

چنانچہ یہ بات تمام دنیا جانتی ہے کہ یہ جنگ جو اپنی خطرناک تباہی و بربادی کی وجہ سے "جنگ عظیم" کے نام سے موسوم ہے۔ کس طرح آناً فاناً ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے آپ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا مشاہدہ کیا۔

ابھی اس خوفناک جنگ کی بربادی کا اثر زائل نہ ہوا تھا۔ اور نہ ہی اس کی تباہیوں کی یاد دلوں سے محو ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق جسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ماہ اگست ۱۹۳۹ء میں پھر مطلع امن پر فتنہ و فساد کی گھٹائیں اٹھنی شروع ہوئیں۔ اور جنگ کے خونخوار دیو نے غیظ آلود چہرے اور خونی نگاہوں سے امن کے دروازہ پر دستک دی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

اسی طرح فرمایا ؎

اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
یاد کر فرقاں میں لفظ زُلزِلَتْ زِلزَالَھَا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اسوقت سے
جس سے پڑ جائیگی اک دم میں پہاڑوں میں بخار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اسی طرح فرماتے ہیں ؎

سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

یہ اُس پاک شخص کا کلام ہے جس کا دعویٰ تھا۔ کہ میں خدا کی طرف سے مرسل۔ موجودہ زمانہ کا مصلح اور تمام ادیان کا موعود نبی اور رسُول ہوں۔ میں بشیر ہوں۔ میں نذیر ہوں۔ میری اطاعت میں نجات اور میری مخالفت میں عذاب ہے

اوّل الذکر الفاظ جو آج سے ۳۴ سال قبل آپؑ نے اپنی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمائے، اور مؤخر الذکر اشعار جو دُرِّ ثمین میں درج ہیں۔ اس وضاحت کیساتھ حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں کہ انکار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ دنیا قیامت کا نظارہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار دیکھ رہی ہے۔ اور ایک آگ ہے جو چاروں طرف لگی ہوئی ہے۔ آگ سے مراد جنگ بھی ہے اور آگ سے مراد ظاہری آگ بھی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے آجکل جنگ میں کس طرح آسمان سے ہوائی جہازوں کے پرے کے پرے بمباری کے ذریعہ آباد شہروں پُر رونق بازاروں۔ فلک شگاف چوٹیوں اور سر بفلک محلات کو کھنڈرات میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف زمین پر آہنی گاڑیاں اور ٹینک بلند و پست کو برابر کرتے جا رہے ہیں۔ اور توپوں کی باڑیں گولوں پر گولے برسا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو کہ "آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے" حرف بحرف روزِ روشن کی طرح پُورا کر رہے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ آگ سے مراد جنگ کیونکر ہو سکتی ہے۔ تو اس کا جواب قرآن مجید سے دیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کلما اوقدوا نارًا للحرب اطفاءہ اللہ۔ پس آگ سے مراد جنگ ہی ہے۔ اور جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح یہ لڑائی جس رستہ سے آئی ہے۔ اس کے قدم قدم پر قیامت برپا کر چکی ہے۔ نہایت پُر رونق اور شاندار شہر کھنڈرات بن چکے ہیں۔ آبادیاں ویران ہو چکی ہیں۔ خون کی ندیاں بہہ چکی ہیں۔ کشتوں کے پشتے لگ چکے ہیں۔ موت ہلاکت اور بربادی چاروں طرف اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ لوگوں کے لئے اب نہ خشکی میں پناہ کی جگہ باقی رہی ہے نہ تری میں اور نہ فضائے آسمانی میں۔ گویا ظھر الفساد فی البر والبحر کا کامل نمونہ ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ابھی اور کیا ہونے والا ہے۔ ع

خدا کی باتیں خدا ہی جانے

دُنیا میں حیرت انگیز انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ اور حالات میں اس سرعت کے ساتھ تغیر ہو رہا ہے۔ کہ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ افراتفری کا عالم ہے۔ کوئی کسی کا دوست ہے نہ کسی کا ہمدرد اور ساتھی سب خود غرضی کے بندے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہے اور لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی کا نمونہ دنیا میں ہی منصۂ شہود پر نظر آ رہا ہے۔ اور یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ کا نظارہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کوئی ضمانت اس امر کی نہیں کہ آج کا دوست کل کو دشمن ثابت نہ ہوگا۔ تہذیب و تمدن اور دوستی و رفاقت کی حدود بہت بُری طرح توڑ دی گئی ہیں۔ پاسِ عہد اور قول و قرار کے کوئی معنے نہیں۔ شرافت، انسانیت اور اخوت وغیرہ کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ نازی اور فیسسٹ قوتیں یورپ کو وحشت اور درندگی کے سیلاب میں غرق کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ دلوں سے سکینت اور سکون مفقود ہے۔ اضطراب و انتشار پھیلا ہوا ہے۔ اور حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔

کیسا عبرت انگیز انقلاب ہے کہ جون ۱۹۴۰ء میں برطانیہ اور فرانس متحد تھے۔ ایک کی جگہ دوسرا خون بہا رہا تھا۔ اور دونوں مل کر جرمنی سے نبرد آزما تھے۔ دونوں شیر و شکر تھے۔ اور بار بار یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ ان کے اتحاد میں کوئی چیز خلل انداز نہیں ہو سکتی۔ لیکن آج صرف ایک سال کے بعد فرانس اور برطانیہ کے فرزندوں نے شام میں ایک دوسرے پر حملہ کیا۔ اور ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اتارا۔

پھر ایک اور حیرت انگیز انقلاب رُوس پر جرمنی کی چڑھائی ہے۔ ۲۱ جون ۱۹۴۱ء تک یہ دونوں اتحادی تھے۔ چنانچہ ایک روز پیشتر کے اخبارات میں دونوں کے مابین ایک نئے معاہدہ کا چرچا تھا۔ لیکن ۲۲ جون کی صبح کو چار بجے بغیر کسی انتباہ یا مطالبات پیش کرنے کے جرمنی نے روس پر چڑھائی کر دی۔

غرض موجودہ جنگ تمام ممالک کے لئے بہت بڑے مصائب اور آلام کا موجب بن رہی ہے اور ان میں عبرتناک تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔ روسی محاذ پر ۹۰ لاکھ افراد ایک دوسرے کی ہلاکت میں مصروف ہیں۔ بے تحاشا کشتوں کے پشتے لگائے جا رہے ہیں۔ اور وحشت و درندگی کے ایسے مناظر پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ جب سے موجودہ دنیا کی ابتدا ہوئی ہے۔ اتنی بڑی۔ اتنی خونریز۔ اور اتنی وحشتناک جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی نہیں ہوئی۔ جنگ کی خبریں ریڈیو پر سننے والے اور اخبارات میں پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ موجودہ جنگ میں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصانات پہنچانے کے لئے غیر معمولی ذرائع سے کام لیا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا اپنے جلال میں ہے۔ فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں ہیں۔ اس کا غضب اب پھر زمین پر بھڑک اٹھا ہے مگر پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ اور بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لئے ہو رہا ہے کہ:۔

(۱) "نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔"

(۲) "کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن"

(۳) "دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہی ہے جو چیز ہے
آنکھ میں ان کی جو رکھتے ہیں زر و عز و وقار
جس طرف دیکھیں وہیں اک دہریت کا جوش ہے
دیں سے ٹھٹھا اور نمازوں روزوں سے رکھتے ہیں عار"

(۴) "اسلئے اب غیرت اسکی کچھ تمہیں دکھلائیگی
ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے"

اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔ سو اس کا علاج خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے ساتھ ہی بیان فرما دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

خدا تعالیٰ بھی اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے:۔
وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ (سورت طٰہٰ آیت ۸)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرماتے ہیں۔ "یہ دن بہت گھبراہٹ اور خطرے کے ہیں۔ دعائیں کرو دعائیں کرو۔ دعائیں کرو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱/ اپریل ۱۹۴۱ء)

پس ایسے نازک ایام میں کہ اس سے زیادہ نازک دن دنیا پر پہلے کبھی نہیں آئے۔ ہمیں آستانۂ الٰہی پر گر جانا چاہیئے۔ اور رو رو کر خدا کے حضور رحم و فضل کی درخواست کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ؎

"وہ خدا حلم و تفضل میں نہیں رکھتا نظیر
کیوں پھرے جاتے ہو اسکے حکم سے دیوانہ وار"
(حضرت مسیح موعودؑ)

پھر ہمیں خود ہی دعائیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ دوسروں کو بھی دعا کی تحریک کرنی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل تمام دنیا کو ان مصائب اور خطرات سے بچالے۔

آخر میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دعا کرتی ہوئی اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں ؎

"اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہو دیں رستگار
کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہردم سیل وار
تیرے آگے محو یا اثبات ناممکن نہیں
توڑنا یا جوڑنا یہ کام تیرے اختیار
ٹوٹے کاموں کو بنادے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اک دم میں کردے تار تار
تو ہی بگڑی کو بنادے توڑ دے جب بن چکے
تیرے بھیدوں کو نہ پاوے سو کرے کوئی بچار"

(حمیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب قادیان)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی تشریح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اُعطِیتُ بجوامع الکلم۔ یعنی مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں۔ چنانچہ احادیث پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کے الفاظ تو مختصر ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ایسے ایسے لطیف معانی ہوتے ہیں جنہیں دیکھکر روح پگھلنے اور گداز ہونے لگتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث آپ بہنوں کو سُناتی ہوں۔ جس سے آپ اندازہ لگاسکتی ہیں کہ حضرت نبی کریم فداہ نفسی کے مختصر الفاظ کن عظیم الشان معارف کے حامل ہوتے ہیں۔

وہ حدیث یہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ اس حدیث کے بظاہر الفاظ تو صرف تین ہیں۔ مگر معانی کے اعتبار سے عظیم الشان معارف کی حامل ہے۔ اور ان تین الفاظ میں ہی سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلقات کا ایسا مرقع بیان کردیا ہے کہ جس سے کوئی تعلق باہر نہیں رہ جاتا۔ آپ نے اس حدیث میں ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا آئینہ بتایا ہے۔ اور مرأۃ المسلم کا خطاب چند مشابہتوں کی وجہ سے دیا ہے۔ جو آئینہ اور ایک مسلم میں موجود ہیں۔ ان مشابہتوں میں سے بعض مشابہتیں یہ ہیں۔

(۱) جس طرح آئینہ کو دیکھکر ایک شخص اپنی غلطیوں اور اپنے چہرے کے نقائص اور اپنے لباس کی بے ترتیبی کو ٹھیک کرلیتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کو بھی ایسا با اخلاق بننا چاہیئے۔ اور اپنے افعال و اعمال کے لحاظ سے ایسا اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ دوسرے لوگ اسکو دیکھکر رشک کریں۔ اس کی خوبیوں کو دیکھ کر انہیں اپنی غلطیوں کا احساس پیدا ہو۔ جس طرح آئینہ کو دیکھکر وہ اپنے ظاہری عیوب کو دُور کرلیتے ہیں۔ اسی طرح وہ ایک با اخلاق انسان کو دیکھکر اپنی غلطیوں پر شرمندہ و نادم ہوکر انہیں ترک کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ پھر آئینہ انسان کو اس طریق پر اس کی غلطیوں پر مطلع کرتا ہے۔ کہ انسان کو بُرا نہیں لگتا۔ اسی طرح ایک مسلم کا فرض ہے کہ ایک بھائی کو اس کی غلطی اس طور پر بتائے۔ کہ اُسے ناگوار نہ گذرے۔ لوگ جب آئینہ میں اپنے نقائص دیکھتے ہیں۔ تو آئینہ کو بالکل بُرا نہیں سمجھتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ اچھا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے آئینہ کے ذریعہ اپنے نقائص کو دور کر لیا۔ ورنہ لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا لیکن جب کوئی آدمی ان کے عیب بتاتا ہے تو اسپر ناراض ہوتے اور اس سے لڑنے لگتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے۔ صرف یہی وجہ ہے کہ انسان آئینہ کے طریق پر اُسے عیوب پر آگاہ نہیں کرتا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ تم بہت گندے اور ناپاک ہو۔ تم جھوٹے اور شریر ہو۔ تم بے رحم اور سفاک ہو۔ فلاں فلاں عیب تمہارے اندر موجود ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فلاں فلاں جرم کا ارتکاب تم نے کیا تھا۔ آخر تم وہی ہو نا جس نے پچھلے دنوں فلاں کی چوری کی تھی۔ یا کسی پر کوئی عیب تراشا تھا۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر اس بے ڈھنگے پن اور غصہ دلانے والے طریق سے کسی کو نصیحت کی جائے۔ تو وہ کہاں تک کارگر ہو سکتی ہے۔ آئینہ تو زبانِ بے زبانی سے سمجھا جاتا ہے۔ مگر انسان ایک بات کہکر الٹا دوسرے کو غصہ دلا دیتا ہے۔ اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دوسرے کو صرف عملی طور پر نصیحت کی جائے اور زبانی نہ سمجھایا جائے۔ جب خدا نے انسان کو قوت گویائی عطا کی ہے۔ تو اسے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ ہاں سمجھانے کا طریق ایسا ہو۔ جو دوسرے بھائی پر اچھا اثر پیدا کرے۔ اور اپنے ناصح کے کلام میں سننے والا ہمدردی کی جھلک دیکھے۔ نہ کہ طعن و تشنیع سے وہ برانگیختہ ہو جائے۔ پس اے بہنو! اپنی بہنوں کیلئے آئینہ اخلاق و کمالات بن جاؤ۔ آپکے اطوار دیکھکر دوسری بہنیں ان کو پسند کریں۔ اور وہ بھی انہی کی پابند ہو جائیں۔

(۲) پھر دوسری بات جو المسلم مرآۃ المسلم کی حدیث سے میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جس طرح آئینہ صرف اس کے سامنے نقص پیش کرتا ہے۔ جس میں نقص پایا جاتا ہے۔ اور جب آئینہ کے سامنے کوئی دوسرا شخص آئے تو وہ اسے یہ نہیں بتاتا کہ فلاں فلاں آدمی آج میرے سامنے آئے تھے۔ جن میں یہ یہ عیب تھے گویا وہ اس کے عیب اس کو تو بتاتا ہے۔ تا وہ اپنی اصلاح کرے۔ مگر دوسرے لوگوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ کہ کہیں وہ بدنام نہ ہو جائے۔ اسی طرح مسلمان کا فرض ہے کہ جس بھائی بہن میں کوئی عیب دیکھے۔ اس کو تو نرمی سے سمجھائے لیکن دوسرے لوگوں کو نہ بتاتا پھرے کہ فلاں شخص میں یہ یہ عیب ہیں۔ غیبت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا کہ غیبت کرنے والا مردہ بھائی کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے۔ نیز فرمایا کہ دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ بتائی کہ وہ ایک دوسری کی بہت زیادہ غیبت کرتی ہیں۔ ایک عورت نے پوچھا کہ حضورؐ اگر کسی میں وہ عیب پایا جاتا ہو تو اس کے بیان کرنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا یہی تو غیبت ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اسکے عیوب جو فی الواقع اس میں پائے جاتے ہوں۔ لوگوں میں بیان کئے جائیں۔ اور جو بات خلاف واقع بیان کی جائے وہ تو اتہام ہوتا ہے۔ اسے غیبت نہیں کہتے۔ عموماً یہی شکایت ہوتی ہے۔ کہ عورتیں جہاں مل بیٹھتی ہیں ایک دوسرے کی برائیاں بڑے مزے لے کر بیان کرتی ہیں۔ گو احمدی بہنوں سے تو یہ امید نہیں کہ وہ بھی غیبت کرتی ہوں گی۔ لیکن فرض کرو۔ اگر کسی بہن میں یہ عادت ہو تو بہت ہی افسوسناک بات ہے۔ کیونکہ ہم احمدی ہیں۔ ہم نے حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ گو لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اس بات کے قائل ہیں کہ احمدی اخلاق بہت بلند ہوتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ خواہ کیسی ہی برائیوں میں مبتلا ہوں۔ ان کو کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن جہاں ایک احمدی مرد یا عورت سے کوئی بات ہو گئی۔ تو جھٹ کہدیتے ہیں۔ جی احمدی ہو کر ایسی باتیں کرتے ہیں ان کا یہ کہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ احمدیوں کو با اخلاق گردانتے ہیں۔ ایک میلے کچیلے کپڑے پر اگر کوئی داغ لگ جائے تو وہ نظر نہیں آتا۔ مگر ایک سفید کپڑے پر ذرا سا داغ بھی بدنما معلوم ہوتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارا تزکیہ قلوب کیا ہے۔ اور ہمارے نفوس کو گندوں سے دھو کر سفید چادر کی طرح بنا دیا ہے تو ہم اس پر کوئی داغ نہ پڑنے دیں۔ اور اس کو عیب دار ہونے سے بچائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ بن کر دوسروں کے سامنے پیش ہوں۔ تاکہ کوئی ہمارے اخلاق پر نکتہ چینی نہ کر سکے۔ اگر ہمارے ذریعہ ذرا سا بھی برا نمونہ پیش ہوگا۔ تو یہ بات دوسرے لوگوں کے لئے بہت زیادہ ٹھوکر کا باعث ہو گی۔ کیونکہ وہ جب دیکھینگے کہ خود احمدی کہلا کر ان کے اخلاق میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ احمدیت کو اختیار کریں۔ پس اے احمدی بہنو! اپنے اخلاق کی درستی میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤ۔ اور ایک شفاف آئینے کی طرح اپنے آپ کو پاک وصاف بنا لو۔ تاکہ دوسروں کی اخلاقی حالت تمہارے ذریعہ سے درست ہو۔ اور تم دوہرے ثواب کی مورد بنو۔

(۳) تیسری بات جو اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح آئینہ پر اس شخص کے سامنے جو اس کے آگے آ کھڑا ہو۔ ضرور اس کے عیوب ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے عیب دیکھکر اُن سے آنکھیں بند نہ کرلے۔ بلکہ اپنے دل میں ہمدردی کے خیالات پیدا کرے۔ اور اس کو نصیحت کرے۔ تاکہ وہ اصلاح کرے۔ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود والا معاملہ ٹھیک نہیں۔

(۴) چوتھی بات جو اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح آئینہ نہ صرف اپنے سامنے آنے والے کے عیوب کو ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ اس کی خوبیاں بھی اُسے دکھا دیتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کا صرف یہی فرض نہیں کہ دوسرے کو بتلائے کہ تمہارے اندر فلاں فلاں عیب ہے بلکہ ساتھ ہی اُسے یہ بھی بتانا چاہئے کہ تمہارے اندر فلاں فلاں خوبیاں بھی ہیں۔ جب وہ خوبیاں تمہارے اندر پیدا ہو گئیں تو یہ تو معمولی سی بات ہے یہ تو تم ضرور پیدا کر لو گے۔ غرض اس طرح کبھی نرمی سے کبھی سختی سے کبھی پیار سے کبھی ترشی سے دوسرے کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

(۵) پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح آئینہ اتنی ہی دیر کسی کی برائی کو اپنی سطح پر لاتا ہے۔ جتنی دیر کوئی اس کے سامنے کھڑا رہے۔ جونہی وہ انسان وہاں سے ہٹا آئینہ بھی صاف ہو گیا۔ اسی طرح ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے کی برائیوں کو صرف اس وقت سامنے لائے۔ جب کسی شخص کو بتا کر اس کی اصلاح کرنا منظور ہو۔ یہ نہیں کہ ہر وقت دوسرے کی غلطیاں گننے میں لگا رہے کیونکہ ہر وقت کی عیب چینی بھی نامناسب بات ہے۔

(۶) پھر اس حدیث کا ایک اور مطلب یہ بھی ہے کہ اگر دنیا میں کوئی زمانہ ایسا آجائے جس میں بدی کا دور دورہ ہو۔ اور کسی شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اسوقت کوئی بھی ایسا با اخلاق اور باخدا انسان نہیں رہا جس سے میں آئینہ کا کام لوں اور اپنی رُوحانیت کی اصلاح کروں۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ المسلم مرآۃ المسلم یعنی المسلم جس سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا وجود باجود ہے وہ اس کے لئے آئینہ کا کام دے سکتا ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے لوگو! اگر تمام دنیا بھی فسق وفجور میں مبتلا ہو جائے۔ اور تمہیں کوئی ایسی ہستی دکھائی نہ دے جو تمہاری اصلاح میں تمہاری ممد و معاون ثابت ہو سکے۔ تو تم لوگ مجھے اپنا آئینہ سمجھو میں ہر مسلمان کے لئے نمونہ ہوں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے خود قرآن کریم میں فرمادیا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ۔ یعنی اے لوگو! محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا کامل نمونہ سمجھو اور اُن کے نقش قدم پر چل کر فلاح دارین حاصل کرو۔ حضرت عائشہؓ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ کہ کان خلقہٗ القرآن۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال وافعال قرآن کریم کے احکام کی پیروی میں صادر ہوتے تھے۔ پس جو شخص قرآن کریم پر عمل کرنا چاہے وہ آپؐ کی سنت پر عمل کرے۔ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

(طاہرہ بیگم)

حکومتِ اسلامی کے فرائض

اسلام نے حکومتِ اسلامی کے مندرجہ ذیل فرائض قرار دیئے ہیں:۔

اوّل۔ سب سے پہلا فرض جو اسلام حکومت کیلئے مقرر کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ رعایا کے فوائد۔ ضروریات حفاظت۔ معیشت اور مسکن کی ذمہ وار ہے۔ اور اگر وہ اس معاملہ میں کوتاہی سے کام لے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

دُوسرا فرض حکومتِ اسلامی کا یہ ہے کہ وہ رعایا میں عدل قائم رکھے۔ اور ایسے قاضی مقرر کرے جو فیصلہ کرتے وقت کسی قسم کی رعایت ملحوظ نہ رکھیں۔ رشوت خوار نہ ہوں۔ کسی کی سفارش کو قبول نہ کریں۔ اور فیصلہ صادر کرتے وقت اس امر کا قطعاً خیال نہ کریں کہ کوئی شخص بڑا ہے یا چھوٹا۔

سوم۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ ملک کی عزت اور آزادی کی حفاظت کرے۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ مسلمان اپنی سرحدوں کو مضبوط رکھیں۔

چہارم۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ وہ رعایا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کا خاص طور پر خیال رکھے۔ اور شہروں کے بازاروں اور راستوں پر کسی قسم کی گندگی نہ پڑی رہنے دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو پاگل کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ تاکہ ان کے جنون سے لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔

پنجم۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ وہ ملک کی تعلیم کا انتظام کرے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو احکام ضروریہ اور ان کی حکمتوں سے آگاہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ علم کا حصول ہر مومن مرد اور مومنہ عورت پر فرض ہے۔

ششم۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ وہ ملک کی خوراک کا خاطر خواہ طور پر انتظام کرے۔ چنانچہ خلفاء کے زمانہ میں خلفاء خوراک کے جمع رکھنے کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور جب غلہ کی قلت ہوتی تھی۔ تو ہر شخص کے نام پرچی جاری کرتے تھے جس کے ذریعہ وہ سرکاری سٹوروں سے حسب ضرورت غلہ لے آتا تھا۔

ہفتم۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے اخلاق کی کماحقہٗ نگرانی کرے۔ اور ان کو ترقی کے راستہ پر چلانے کی پوری کوشش کرے۔

(امۃ اللطیف عفت۔ دار العلوم قادیان)

مشرق اور مغرب

جب قدرت ہی مشرق کو مغرب پر فوقیت دے رہی ہے تو مغرب کی اس متواتر جدوجہد سے کیا بن سکتا ہے جو مشرق پر فوقیت لے جانے کے لئے وہ عمل میں لا رہا ہے۔ قدرت نے سورج کو ہمیشہ مشرق سے نکالا۔ اس کی شعاعوں کا آغاز فرحت بخش ہوا کے ساتھ مشرق ہی سے کیا ہے۔ اس نے مشرق کی سرزمین کو جس میں خدا کے تمام پیارے انبیاء کا نزول ہوا۔ مقدس کتب اور الہامی علوم کا گہوارہ بنایا ہے۔ اس کے برعکس مغرب اب تک روحانی نعمتوں سے محروم ہے۔ جب سورج مشرق کو منور کرتا ہوا مغرب میں پہنچتا ہے۔ تو ان کی اختیار کردہ راہیں جو ان کو تباہی و بربادی کے عمیق ترین گڑھے میں دھکیل رہی ہیں۔ دیکھ کر کانپ اٹھتا ہے اس کا رنگ زرد پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس نظارے کی تاب نہ لاکر وہ اپنا منہ چھپا لیتا ہے۔ اور چھپتے وقت اپنے نحیف و نزار چہرہ سے مشرق پر یہ عیاں کر دیتا ہے۔ کہ اے مشرق والو! یہاں تباہی ہے۔ ہلاکت ہے۔ فاقہ ہے۔ اور اے مشرق کی سرزمین میں بسنے والو! تمہارے لئے یہ ایک عبرت کا مقام ہے۔

مغرب میں مشرق کی نسبت زیادہ جوش ہے۔ اس کا اندھا دھند جوش ایک ہنڈیا کی طرح خود اپنے آپکو جلا رہا ہے۔ اس کو خود معلوم نہیں کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ البتہ وہ مشرق پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ترقی کر رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کی ترقی کی رفتار بہت تیز ہے ۔

اس کے برعکس مشرق میں جوش کم ہے ۔ وہ بوڑھوں کی مانند ہے ۔ جس طرح سورج صبح کے وقت آہستگی سے نکلتا ہے ۔ اور جتنی دیر مشرق میں رہتا ہے ۔ اسکی شعاعیں کم گرم اور فرحت بخش ہوتی ہیں ۔ مگر جیسے ہی وہ مغرب میں داخل ہوتا ہے ۔ اس کی شعاعیں تیز ہو جاتی ہیں ۔ اس کی کرنوں میں ایک خاص طرح کا جوش ہوتا ہے اور اس کی چمک انتہا کو پہنچ جاتی ہے ۔ پھر یک دم اسکی تیزی اور چمک پر زوال آنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح مغرب کی اندھا دھند ترقی ان کو ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے تباہی کا سمندر اُن کے سامنے ٹھاٹھیں مار رہا ہے ۔

انہوں نے ایمان کے جذبہ کو فراموش کر دیا ہے ۔ انہوں نے کمزور چٹانوں اور ٹیلوں پر اپنی تہذیب و تمدن کے قلعے تعمیر کئے ہیں ۔ جو ایک ذرا سی حرکت کے ساتھ پیوند زمین ہو جائیں گے ۔ مغرب کی مہ جبین اور صنف نازک حوریں جو عریانی کے شوق میں پاگل ہوئی جاتی تھیں ۔ اب خدا ان کو ان کی منہ مانگی مراد دے رہا ہے ۔ اور کیا تعجب کہ اس ہولناک تباہی کے بعد ان کے پاس تن ڈھانکنے کو کپڑا بھی نہ رہے ۔ اور حسن و جمال کے بیش قیمت اور آبدار موتی مٹی میں ملے ہوئے نظر آئیں ۔

مغرب اپنی تباہ کن ایجادوں سے بحرِ ہلاکت کے ساحل پر کھڑا خودکشی کی مکمل تیاری کر چکا ہے ۔ کیونکہ اُس نے خدا کے بنائے ہوئے اصول کو رد کر دیا ۔ اور خدا کے احکام کی نافرمانی کی ۔ اس کے برعکس گو مشرق بوڑھا ہے ۔ مگر اس میں جدید رنگ کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے ۔ گو سست رفتار ہے ۔ مگر پھر بھی فولاد کی طرح مضبوط ہے ۔ اس میں مذہب و [illegible] کی محبت موجود ہے ۔ اس میں انسانی ہمدردی کا جذبہ زندہ ہے ۔ اس کو ظلم سے نفرت ہے [illegible] مقدس ہستیوں کی سرزمین ہے ۔ اس لئے وہ زندہ ہے اور زندہ رہیگا ۔

اے مشرق کی سرزمین پر زندگی بسر کرنے وال[illegible] مغرب سے عبرت حاصل کرو ۔ ان کی تقلید کو چھوڑ دو ۔ ان کے قصر ہائے ظلمت کی طرف مت دیکھو ۔ وہ اب اپنی دنیوی ترقی کی آخری منزل کو پہنچ چکے ہیں ۔ تم ایمان کی ترو تازہ رُوح لو ۔ یہ وہ رُوح ہے جو حقیقی معنوں میں روح کہلاتی ہے ۔ تم الوہیت کا ڈنکہ ہر جگہ بجا دو ۔ تم بابِ ربوبیت کو کھٹکھٹا کر مغرب والوں سے کہدو کہ زندہ خدا یہاں ہے ۔ تم ان کو للکار کر کہو ۔ کہ ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

اے مشرق والو! مغرب کی تمام خوبیاں چُن چُن کر اپنے اندر لے لو ۔ اور ان کی تمام غلطیوں اور خرابیوں کو نظر انداز کر دو ۔ اور دنیا کی بادشاہت سنبھالنے کیلئے تیار ہو جاؤ ۔

ان کی اندھا دھند تقلید کو ترقی کا اصل معیار نہ سمجھو ۔ بلکہ ان کی راہ کے آگے سے وحدانیت کے گیت گاتے ہوئے اپنی اصل اور کٹھن راہ اختیار کرو ۔

اگر خدانخواستہ تم بھی مغرب کی طرح تمام نعمتوں کو پا کر غافل ہو جاؤ گے ۔ تو یاد رکھو کہ مشرق کی زمین کو بھی یہ ہولناک نظارے دیکھنے پڑیں گے ۔ اس کے شہر بھی کھنڈروں میں تبدیل ہو جائیں گے ۔ اور اس کی بستیوں کو بھی انہی تباہ کن سامانوں کا منہ دیکھنا پڑے گا ۔ جن کے ہاتھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل مغرب بے بسی کے عالم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آفات اور مصائب سے سب کو بچائے۔ اور ہر ایک کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

(خورشید انور تنویر امرت سر)

اہلی زندگی کو خوشگوار بنانے کا طریق

عورت اپنے خاوند کی اس لئے فرمانبرداری نہیں کرتی۔ کہ وہ خوبصورت اور بانکا ترچھا جوان ہے۔ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کا دم اس لئے نہیں بھرتی! کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کا جوا اسلئے اپنے کندھے پر نہیں رکھتی۔ کہ وہ کسی اعلیٰ خاندان کا نونہال ہے۔ وہ اپنے شوہر کے آگے پیچھے اس لئے نہیں پھرتی کہ وہ ایک مالدار شخص ہے۔ بلکہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری صرف اسلئے کرتی ہے کہ اس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔ یہی احساس اس کو ہر آن اور ہر لحہ خدمت کے لئے تیار رکھتا ہے۔ اور یہی وہ احساس ہے جس کے نتیجہ میں وہ بدصورت سے بدصورت مرد میں حسن وجمال کا مشاہدہ کرتی ہے۔ وہ بھوکی ہے تو محبت کی۔ اور پیاسی ہے تو دید کی۔ وہ دنیا کا جاہ و جلال نہیں چاہتی۔ وہ دنیا کی تمکنت اور وجاہت کو پسند نہیں کرتی۔ وہ اس بات کی آرزومند نہیں کہ اس کو بڑے بڑے القاب سے یاد کیا جائے۔ وہ اس امر کے لئے بے قرار نہیں کہ اس کو دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ دیا جائے۔ وہ بے قرار نظر آتی ہے تو اسلئے کہ اس کی عمر کسی نیک اور وفادار شخص کے سایہ میں بسر ہو جائے۔ اگر اس کی یہ تمنا بر آئے۔ اور اگر اس کو یہ امر محسوس ہو جائے۔ کہ اس کے خاوند کے دل میں اس کی ویسی ہی قدر و منزلت ہے۔ جیسی خود اس کے دل میں۔ تو وہ اس بات پر پھولی نہ سمائے کہ اس کی پیدائش کی وہ غرض پوری ہو گئی۔ جس کے لئے خدا اس کو عدم سے وجود میں لایا۔ اس کو وجود اس لئے نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے آرام کا ہی خیال رکھے۔ اس کو نیست سے ہست اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ نافرمانی اور تکبر میں نوح اور لوط کی بیویوں جیسی بن جائے۔ بلکہ اس کو مالک حقیقی نے اسلئے پیدا کیا ہے تا وہ اپنے خاوند کی ہمدرد ہو۔ اس کا دکھ سہنے والی ہو۔ اس سے محبت کرنے والی ہو۔ اس کی زندگی کی تنہا خواہش یہی ہو کہ شوہر کی اطاعت اس قدر تن دہی سے کرے کہ ایسی اطاعت اس نے کسی کی نہ کی ہو۔ وہ آفات میں۔ مصائب میں۔ خوشی میں اور راحت میں اس کا ساتھ دے۔ اس کے دامن کو مضبوط پکڑے اور اُسے کبھی نہ چھوڑے۔ وہ اپنے آرام اور چین کو اس پر قربان کر دے۔ اور خود تکلیف اٹھا کر اس کو آرام دے۔ بیشک عورت کی زندگی مصائب کی ایک طویل داستان ہے جس میں اس کو قدم قدم پر مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ہر منٹ اور ہر آن اسے تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کی زندگی کا اہم دور وہ ہے۔ جب وہ ایک نئے گھر میں آتی ہے۔ جہاں کی چار دیواری سے بھی وہ آشنا نہیں ہوتی۔ وہ ماں باپ کے گھر کو چھوڑتی ہے اور ایک غیر شخص کے ساتھ دامن الفت جوڑتی ہے۔ وہ ان تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامانوں کو جو اس کی اوائل زندگی میں خوشکن اور دلربا ہوتے ہیں بالکل چھوڑ دیتی ہے۔ وہ اس مکان کو جس میں وہ محبت اور الفت کے ساتھ زندگی کا ایک معتد بہ حصہ صرف کر چکی ہوتی ہے۔ خیرباد کہہ دیتی ہے۔ ان تمام باتوں سے منہ موڑ کر وہ اپنی زندگی کے اہم انقلابات کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہمہ تن اس میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اسکی آرزو کی آخری منزل اپنے خاوند کے دل کو خوش کرنا ہوتی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی عورت اس غرض کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو وہ صحیح معنوں میں خوشگوار زندگی کی مالک کہلا سکتی ہے۔

(اہلیہ مولوی مصلح الدین احمد صاحب قادیان)

حکومتِ برطانیہ سے تعاون کی تعلیم

آج ہٹلر نے دنیا کو تباہ و برباد کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ دنیا محو حیرت ہے۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔ اور کیونکر یہ تباہی رک سکے گی۔ ہر تازہ اخبار بڑے بڑے انقلابات کی خبروں سے پر اور دلوں کو ڈرا دینے والا ہوتا ہے۔ جتنے ممالک ہٹلر نے اپنے قبضہ میں کئے ہیں۔ ان سب کو اسنے اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنا رکھا ہے۔ وہ اسے ایک خونخوار بھیڑیئے سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دیتے۔ لیکن بے بس اور زخمی پرندے کی طرح اس کے پنجۂ ستم سے آزاد بھی نہیں ہو سکتے۔ حکومتِ برطانیہ اسی دیو استبداد کو کچلنے کے لئے ہٹلر سے برسرِ پیکار ہے۔ اور ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ برطانیہ کی ہر ممکن امداد کرے۔ حکومت برطانیہ اپنے اندر جو خوبیاں رکھتی ہے ان میں سے ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ہر ایک مذہب والے کو کامل آزادی دے رکھی ہے جسکی بدولت مذہبی تبلیغ نہایت آزادی سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہم عیسائی مذہب کے سوالات کا جواب دیں یا سکھوں کے اعتراضات کا رد کریں یا دیگر مذاہب کے حملوں کو روکیں۔ ہمیں اس میں پوری آزادی حاصل ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزوں کے آنے سے قبل اسی پنجاب کی یہ حالت تھی کہ اگر اتفاقاً کسی مسلمان سے کوئی زخم گائے کو پہنچ جاتا تھا۔ تو اس کو قتل عمد کی سزا دی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی بلند آواز سے اذان دیتا تو اسکو کم سے کم ڈکیتی یا ارتکاب سرقہ کی سزا ملتی۔ مسلمانوں کو ہرگز یہ آزادی حاصل نہ تھی کہ وہ بلند آواز سے اذان دیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں انتہا درجہ کی جہالت پھیل گئی تھی۔ اور کتب دینیہ کی کمیابی کا تو یہ حال تھا کہ اس زمانہ میں ایک بزرگ نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا الٰہی مجھ پر یہ فضل کر کہ ایک مرتبہ صحیح بخاری دیکھ لوں۔ اور پھر عین دعا کے وقت دل پر کچھ ناامیدی سی غالب ہو جاتی اور چیخیں مار کر روتے۔ غالباً یہ خیال آتا ہوگا کہ میری ایسی قسمت کہاں جو اپنی عمر میں اس متبرک کتاب کو دیکھ سکوں۔ اللہ اللہ کس قدر مصیبت کا زمانہ تھا لیکن آج دینی امور میں ہر ایک کو پوری آزادی حاصل ہے۔ اور جس طرح پادری اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے اور رسائل شائع کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ ہم اپنے مذہب کی تبلیغ کریں اور رسائل شائع کریں۔ مگر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جیسے آج ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مذہب کا کمال آزادی سے رد لکھتے اور شائع کرتے ہیں۔ ایسا اختیار سکھوں کے وقت میں بھی ہمیں حاصل تھا۔ یقیناً نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو مسلمانوں کیلئے اپنے فرائض ادا کرنے بھی محال ہو گئے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ گورنمنٹ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی بزرگ نعمت ہے۔ ہمیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ جس کے آنے سے ہم اپنی دعوت پر قادر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یعنی ہر ایک نعمت جو تجھے خدا سے پہنچے۔ اس کا ذکر لوگوں کے پاس کر۔ سو ہمیں اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ہم اس سے پہلے ایک لوہے کے تنور میں تھے۔ اگر یہ گورنمنٹ ہمارے ملک میں قدم نہ رکھتی تو شاید اب تک تمام مسلمان سکھوں کی طرح ہو جاتے"

پس گورنمنٹ کا یہ ہم پر بہت بڑا احسان ہے جس کے بدلہ میں ہم جس قدر اس سے وفاداری کا اظہار کریں کم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔ پس آج جبکہ گورنمنٹ انگریزی پر مشکلات و مصائب کی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو حقیقی طور پر مخلص و خیر خواہ ثابت کریں۔ اور جس جس طریق سے ہم ان مشکلات میں اس کا ساتھ دے سکتے ہوں ان طریقوں سے اس کا ساتھ دیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مصائب کی گھٹاؤں کو دور کرے۔ اور موجودہ جنگ کا انجام اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہو۔ (امۃ السلام متعلمہ نصرت گرلز سکول قادیان)

مطالعہ کتب

آج سے پچاس ساٹھ برس قبل اگر ہم نظر دوڑائیں۔ تو معلوم ہوگا کہ تعلیم جس کا چرچا آج گھر گھر ہے۔ اسوقت عورتوں میں بالکل مفقود تھی۔ بلکہ عام طور پر شرفاء کے طبقہ میں عورتوں کیلئے لکھنا پڑھنا کچھ معیوب ہی خیال کیا جاتا تھا۔ اور والدین عام طور پر کہا کرتے تھے کہ ہماری لڑکیوں نے کوئی نوکری کرنی ہے جو یہ دردِ سر مول لیں۔ لیکن آجکل تو کوئی گاؤں ایسا نہیں جہاں پرائمری سکول اور کوئی تحصیل ایسی نہیں جہاں کم از کم مڈل گرلز سکول نہ ہو۔ لڑکیوں کیلئے سب سے پہلے مولوی نذیر احمد صاحب نے بنات النعش اور مرأۃ العروس جیسی مفید کتب شائع کیں۔ جو آجتک مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اور حقیقت میں یہ کتابیں ایسی ہیں کہ ان کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ اسکے بعد اُردو کو فروغ ہوا تو مولوی بشیر احمد صاحب اور مولانا راشد الخیری نے عورتوں کی اصلاح کیلئے قلم اٹھایا اور بہت سی عمدہ کتب مستورات کیلئے لکھیں۔ مثلاً صبح زندگی۔ شام زندگی۔ حسن معاشرت بچوں سے دو دو باتیں وغیرہ۔ جن کا مطالعہ کرنا نہ صرف مفید بلکہ انتہائی ضروری ہے۔ آہستہ آہستہ تعلیم نسواں کو ترقی ہوتی گئی۔ اور ساتھ ساتھ اور کتب کو بھی۔ اور اب تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں رسائل، کتب اور اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ جن کو عورتوں اور خصوصاً لڑکیوں کی کافی تعداد نہایت شوق سے پڑھتی ہے۔ بلاشبہ کتب کا مطالعہ نہ صرف تفریح کا بہترین ذریعہ ہے۔ بلکہ علم و ہنر کے نشوونما کیلئے انتہائی مفید ہے۔ کم از کم ایک گھنٹہ مطالعہ میں صرف کرنا تعلیمیافتہ عورت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بعض بہنیں اس معاملہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افراط و تفریط سے کام لیتی ہیں۔ سکول سے فارغ ہوئیں تو پھر کبھی بھول کر بھی کسی کتاب کو ہاتھ نہ لگایا۔ یا اگر پڑھا بھی تو کوئی ایسا ویسا رسالہ لے بیٹھیں۔ گویا وہ سمجھتی ہیں کہ کتابوں سے انہوں نے جو علم سیکھنا تھا سیکھ چکیں۔ اب مزید پڑھنے کی حاجت نہیں رہی۔ اور بعض بہنیں جو پڑھنے کی شائق ہیں۔ انہوں نے کبھی یہ تمیز نہیں کی۔ کہ کونسی کتاب پر وقت صرف کیا جائے۔ اور کس کو مطالعہ کے قابل نہ سمجھکر نظر انداز کیا جائے۔ زمانۂ حال میں اُردو ادب میں ایسی بیشمار کتب و رسائل کا اضافہ ہؤا ہے۔ جن میں ادبِ لطیف کے نام پر انتہائی اخلاق سوز افسانے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنا نہ صرف وقت ضائع کرنا ہے۔ بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی نہایت مضر ہے۔ خصوصاً بچوں کیلئے ایسی کتابیں سمِ قاتل ہیں۔ لیکن عام طور پر مائیں اس کا خیال نہیں رکھتیں۔ میری ایک ہم جماعت تھیں۔ ان کی والدہ نے ایکدن سکول میں ذکر کیا کہ میری لڑکی تو ہر وقت پڑھتی رہتی ہے۔ بعد میں اس سے ہمیں علم ہؤا۔ کہ وہ سارا دن اِدھر اُدھر کی کتابیں و رسائل پڑھتی ہے۔ والدہ کو کیا خبر کہ وہ سکول کی ہیں یا کوئی اور۔ تو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہماری کتابیں اخلاقی و ادبی لحاظ سے بہترین ہوں۔ بُری کتابیں ایک ساز ہر ہیں۔ جو آہستہ آہستہ ہماری رُوح و اخلاق کو تباہ کرتی ہیں۔ اور اچھی کتابیں ہمارے لئے مشعلِ راہ اور بہترین ساتھی ہیں۔ مطالعہ میں سب سے اچھی چیز روزنامہ اخبار الفضل ہے۔ جس میں نہ صرف حالاتِ حاضرہ پر بحث ہوتی ہے۔ بلکہ اور بھی نہایت مفید مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ پڑھنے میں ہر ایک کا مذاق الگ ہوتا ہے۔ بعض کو مذہبی کتب کا شوق ہوتا ہے۔ اور بعض کو تاریخی۔ سیاسی اور اقتصادی کتب کا۔ لیکن مذہبی کتب کو کسی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اُردو لٹریچر میں ہر قسم کی کتب مل سکتی ہیں۔ بشرطیکہ ان کے خریدنے میں احتیاط سے کام لیا جائے۔ بہترین مصنف کی کتب مہنگی تو ہوتی ہیں لیکن اتنی مہنگی نہیں کہ متوسط الحال انسان انہیں خرید نہ سکے۔

پس بہترین کتب پڑھیئے۔ اپنے مطالعہ کو وسیع کیجئے اور مذہب و قوم و ملک کو فائدہ پہنچایئے۔ صرف پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں جبتک کہ اس پر عمل نہ کیا جائے۔ عالمِ باعمل بننے کی کوشش کیجئے۔

(محمودہ ثروت)

سیرِ کشمیر

گذشتہ سال ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء کو سیاحت کی غرض سے ہم قادیان سے عازم کشمیر ہوئے۔ امرتسر کے سٹیشن پر ایک خاتون رفیعہ نامی ہماری ہم سفر ہوئی۔ جو غیر احمدی تھی اور بی اے پاس تھی۔ گاڑی کے چلنے پر ہماری اس سے ملاقات ہوئی۔ تھوڑی دیر تک احمدیت کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ اُس نے کئی ایک مسائل دریافت کئے۔ مثلاً "ختم نبوت"۔ "صداقت مسیح موعودؑ"۔ "احمدیت کی ضرورت" "حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت"۔ جس پر میں نے اُسے تسلی بخش جواب دیئے۔ آخر کہنے لگی۔ اچھا اگر احمدیت واقعی سچی ہے تو دنیا میں جلد از جلد پھیل کیوں نہیں جاتی۔ میں نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ بیج بونے کے معاً بعد تنا اور درخت دکھائی دینا شروع کر دے۔ الٰہی سلسلوں کی ترقی تدریجاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہُوا کرتی ہے۔ اس پر وہ کچھ دیر کے لئے تو خاموش ہو گئی مگر پھر کہنے لگی۔ کہ اگر احمدیت سچی ہے تو احمدیوں میں دن بدن فرقے کیوں بنتے چلے جاتے ہیں۔ مَیں نے اسے بتایا کہ جب تندرست جسم میں کوئی غلیظ مادہ پیدا ہو جائے۔ تو اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح منافقین جماعت سے الگ ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کا الگ ہونا جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں احمدیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ یہ جواب سنکر اس خاتون نے کہا کہ "اچھا اسوقت تو مجھے فرصت نہیں۔ اب مَیں بی ٹی کرنے جا رہی ہوں۔ اس سے فارغ ہو کر مذہبی لٹریچر کا مطالعہ کرونگی۔ میرا باپ وہابی ہے۔ میری ماں احمدیت کے خیالات رکھتی ہے۔ اور میری بہن پیغامی خیالات کی ہیں۔ مجھے خود ابھی تحقیقات کرنے کا موقعہ نہیں ملا" تھوڑی دیر کے بعد ہم سیالکوٹ پہنچ گئے۔ شہر سیالکوٹ میں ابا جان کو ضروری کام تھا۔ اس لئے ایک دن وہاں قیام کیا۔ وہاں کی احمدی خواتین نے ہمارے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔ ۴ جولائی کو سیالکوٹ سے وادیٔ کشمیر کی طرف روانہ ہوئے۔ اور جموں توی سے قریباً ۲½ بجے بذریعہ لاری کشمیر کا رخ کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم پہاڑوں کی وادیوں میں جا پہنچے۔ جہاں خدائے قدوس کی قدرتوں کا مشاہدہ کیا۔ اُونچے اُونچے پہاڑ سرسبزہ سے مزین مخملی فرش کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ اور جوں جوں آگے جاتے۔ طرح طرح کے پہاڑ اور مختلف قسم کے درخت اپنی بہار دکھا رہے ہوتے۔ دل کو خوش کرنے والے نظارے اور ٹھنڈی ہوا طبیعت میں سرور پیدا کر رہی تھی۔

شام کے قریب ہم لوگ قابلِ دید وادیوں۔ سرسبز پہاڑوں کے عمدہ عمدہ مناظر اور ہوا کے خوشگوار جھونکوں سے متمتع ہوتے ہوئے "بانہال پور" پہنچے۔ یہ اچھا خاصا شہر ہے۔ اور یہاں مسافروں کو ہر طرح کی چیزیں مل جاتی ہیں۔

دوسرے دن صبح پھر ہم ان سے بھی زیادہ پرلطف اور دلکش مناظر دیکھتے اور سفیدے کے درختوں کی بہار سے لطف اندوز ہوتے ہوئے دو بجے وادیٔ کشمیر میں پہنچے۔ ہماری جائے قیام سری نگر تھا۔ جو کہ علاقہ کشمیر کا مرکز ہے۔ اور دریائے جہلم کے کنارے واقعہ ہے۔ ہمارا مکان بھی دریا کے قریب ہی تھا۔ ان دنوں وہاں بارش کی قلت کیوجہ سے موسم زیادہ اچھا نہ تھا۔ لیکن چند دنوں کی بارش کے بعد موسم خوب خوشگوار ہو گیا۔ میوہ جات بھی شروع تھے۔ مثلاً سبز بادام۔ خرمانی۔ گلاس۔ آلو بخارا۔ انگور وغیرہ۔ ۵ جولائی سے ۲۳ جولائی تک تو ہم لوگ سری نگر میں مقیم رہے۔ لیکن ۲۴ جولائی کو بذریعہ "ہوس بوٹ" گاندربل جو کہ نالہ سندھ کے کنارے واقع ہے پہنچے۔ یہاں لوگ اکثر سبز میدانوں پر خیمے لگائے رہتے ہیں۔ یہ مقام آب و ہوا کے لحاظ سے مشہور ہے۔ اس جگہ بھی انسانی ضروریات کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ اس کے ارد گرد بھی قابلِ سیر اور لائقِ تفریح مقامات ہیں۔ مثلاً باغات اور جھیل مانسبل وغیرہ۔

جھیل مانسبل گاندربل سے ۸ میل دور ہے۔ یہ راستہ بسواری یا پیدل طے ہو سکتا ہے۔ اس لئے کچھ تانگے پر اور کچھ گھوڑوں کے ذریعہ جھیل پر پہنچے۔ جھیل مانسبل کی شکل بیضوی ہے۔ اور ۱½ میل سے زیادہ چوڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ تین طرف پہاڑ ہیں جا بجا باغات وکھیت ہیں۔

جھیل کا پانی ایسا صاف ہے کہ تہہ تک کی چیز بھی بخوبی دکھائی دے سکتی ہے۔ ہم لوگ قریباً ۱۲ بجے جھیل پر پہنچے۔ اور جھیل کو دیکھنے کے بعد ایک باغ میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرے۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت کچھ پھل لائی۔ اور بطور ہدیہ کے پیش کئے۔ جو بہت ہی لذیذ تھے۔ جنگلی شہتوت بھی ہمیں بہت عجیب معلوم ہو رہے تھے۔ جو درختوں پر اپنی بہار دکھا رہے تھے۔

کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد ہم پھر واپس ہوئے۔

اور کچھ دور جاکر ایک پہاڑی کے پاس ہی کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے تھوڑی دیر اِدھر اُدھر کی سیر کی۔ پاس ہی ایک چشمہ بہتا تھا۔ پہاڑی پر سے پانی کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔ جس پر ہم نے ہمت کرکے اُس کے اُوپر چڑھنا شروع کیا۔ جب اُوپر چڑھے تو دیکھا کہ ایک پہاڑی نہر خوب زور سے بہہ رہی تھی جس کا پانی بہت صاف تھا۔ اس کے اردگرد تھوڑی تھوڑی جگہ خالی تھی۔ وہاں ہم نے ظہر کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد ہم پھر ایک باغ میں آئے۔ جو کہ ناشپاتی کا باغ تھا۔ اس کے دیکھنے کے بعد اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ عصر کے وقت گاندھربل آئے۔

اور شام کے وقت جب کہ سُورج اپنی نورانی شعاعوں کا عکس دریا کے نیلگوں پانی پر عجیب رنگ آمیزیاں کرتا دکھائی دیتا تھا۔ قریباً پانچ چھ دن کے سفر کے بعد ہم سری نگر پہنچ گئے۔ (باقی)

(امۃ اللہ درجہ رابعہ)

اخلاقی اور رُوحانی مشعلیں

حضرت مولٰنا جلال الدین صاحب رُومی
کی
زریں ہدایات

۱۔ تم اپنے اقوال وافعال کا خدا کے پاک بندوں کے اقوال وافعال پر قیاس کرتے ہو۔ اور اس طرح تم صحیح نتیجے سے بہت دُور جا پڑتے ہو۔ لہذا تم طریق انکار واعتراض میں جلدی نہ کرو۔ اور خدا کے پاک بندوں کا اپنے حالات کے مطابق اندازہ نہ کرو۔ دیکھو! اگرچہ لکھنے میں شیر (جانور) اور شِیر کی شکل ایک ہی ہے۔ لیکن معنوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اسی طرح اکثر لوگوں نے خدا کے برگزیدوں کو نہ پہچانا اور گمراہ ہوگئے۔

۲۔ اپنے مالک حقیقی کے حضور یہ دُعا کرتے رہو۔ کہ اے رحیم وکریم مولیٰ! ہم اپنے ظاہری دشمنوں کو تو مار سکتے ہیں۔ لیکن ایک بدترین دشمن ہمارے اندر موجود ہے۔ جس پر ہم تیرے فضل کے بغیر کسی صورت میں غلبہ نہیں پاسکتے۔ اس اندرونی دشمن کو مارنا عقل وتدبیر سے ممکن نہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے بس کا نہیں۔ تو ہی اپنے فضل سے اس پر موت وارد کر۔ یہ ہمارا نفس دوزخ ہے۔ اور دوزخ ایسی آگ ہے کہ سات سمندر پی کر بھی نہ بجھے۔ اور اس کے شعلوں میں پھر بھی کوئی کمی نہ آئے۔

۳۔ دیکھو! پتھر موسم بہار میں بھی سرسبز نہیں ہوتا۔ لہذا تو خاک ہوجا۔ تاکہ تجھ سے رنگ برنگ کے پھول کھلیں۔ سالہا سال تو پتھر بنا رہا۔ تھوڑی سی دیر کیلئے خاک ہوکر بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزمائش کرلے۔

۴۔ اگر کسی کو اپنا غمخوار و دلسوز نہ پاؤ تو دلگیر مت ہو۔ شیر کی طرح اپنا شکار آپ کرو۔ اور کسی اپنے یا بیگانے کے دھوکے میں نہ آؤ۔

۵۔ اے عزیز! تیرا نفس بہت بُرا ہے کہ اس کا فساد ہر طرف پھیلا ہؤا ہے۔ پس اس کو قتل کر کہ اسی ذلیل کتے کے لئے تو ہر آن کسی نہ کسی سے لڑائی جھگڑے کا قصد کرتا ہے۔ اور اسی کیوجہ سے سرسبز دنیا تجھ پر تنگ ہے۔ اگر تو اپنے نفس کو مار ڈالے۔ تو گناہوں اور برائیوں سے بچ جائے گا۔ اور خدا کی زمین میں پھر تیرا کوئی دشمن باقی نہ رہے گا۔

۶۔ زبان کی حفاظت انسان کی راحت ہے۔

۷۔ ظاہرداری کی تسبیح کو میلے پر اُگے ہوئے سبزہ کی مانند جانو۔ اچھی اور خوبصورت شکل بُری خصلتوں کے ساتھ ہرگز قابلِ قدر نہیں۔ اور صورت و شکل چاہے کتنی حقیر اور ناپسندیدہ ہو۔ جب اخلاق اچھے ہوں۔ تو اس جیسی اور کوئی چیز نہیں۔

۸۔ آبجوے کے ظاہری نقش و نگار پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔ اس کے پانی کو دیکھو کہ وہ کیسا ہے؟

۹۔ اے عزیز! اپنی جوانی کے دنوں کو غنیمت جان پیشتر اس کے کہ بڑھاپے کے دن آجائیں۔ اور تیری گردن بٹی ہوئی رسی میں بندھ جائے۔ اور بُری عادتوں کی جڑیں ایسی مضبوط ہو جائیں کہ ان کے اکھیڑنے کی طاقت ہی نہ رہے۔

۱۰۔ اے عزیز! ہر بُری عادت کو کانٹوں کی جھاڑی سمجھ۔ بارہا تو اپنے افعال پر توبہ کرتا ہے۔ بارہا اپنی بُری عادتوں پر جھنجھلاتا ہے۔ پھر بھی تیری آنکھیں نہیں کھلتیں۔ دوسروں کی تکلیف کی اگر تجھے پرواہ نہیں تو خیر۔ پر کیا تجھے اپنا زخم بھی محسوس نہیں ہوتا۔

(۱۱) آزمایش مصیبت اور ابتلاؤں پر خوش ہونا دوستی کی علامت ہے۔ دوست کی مثال سونے کی سی ہے۔ اور آزمایش آگ کی مانند ہے۔ خالص سونا آگ سے ہی خوش رنگ اور بے کھوٹ بنتا ہے۔

۱۲۔ دوسروں کے عیب پر نظر رکھنے والے اکثر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ سعادتمند وہ ہے جو اپنے عیوب پر نگاہ رکھے۔ اور اگر کوئی کسی کا عیب بیان کرے۔ تو اس عیب کو بھی اپنا عیب خیال کرے۔ اور اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے تو پھر بھی بے فکری کا موقع نہیں۔ ممکن ہے آیندہ کسی وقت وہی عیب اس کے اندر بھی پیدا ہو جائے۔ (شہزادی تسنیم ادیب عالم اہلیہ چوہدری محمد مالک خان صاحب تسنیم۔ بی۔ اے)

مثیلِ عمرؓ پیدا ہونے کی دعا

صحیح بخاری ج ۴ صفحہ ۱۰۲ مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التعبیر میں یہ حدیث آئی ہے۔ کہ عن ابن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منہ ثم اعطیت فضلی عمر قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم

ترجمہ:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ایک بار میں سورہا تھا۔ اتنے میں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لایا گیا۔ میں نے خوب پیا۔ بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے اس کی تعبیر پوچھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ علم اس کے حاشیہ پر حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"یا اللہ اب بھی مسلمانوں میں ایک اور شخص حضرت عمرؓ کی طرح پیدا کردے۔ جو دشمنانِ اسلام کو مغلوب و مقہور کرے"۔

کاش لوگ یہ سمجھیں کہ اللہ تعالےٰ نے عین ضرورت اور وقت پر حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنے خاص فضل اور نصرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا جانشین مقرر فرمایا ہے۔ آپ ستائیس سال سے حضرت عمرؓ کی طرح دینِ اسلام کی اشاعت میں مستغرق ہیں۔ اے اللہ تو ان کی عمر اور عرفان میں برکت دے۔ آمین

آگے حاشیہ میں چند تعبیریں لکھی ہیں۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

خواب میں آگ دیکھنا۔ غصہ کی دلیل ہے۔ پانی سے آنکھ کا نور مراد ہے۔ رونا خوشی کی دلیل ہے۔ ہنسنا رنج وغم کی نشانی ہے۔ ہاتھ کا لمبا ہونا سخاوت مراد ہے۔ ہاتھ چھوٹا ہونا۔ بخل۔ سیدھا ہاتھ۔ فرزند۔ بایاں ہاتھ۔ دختر۔ انگلیاں۔ اولاد۔ دھوآں۔ بیماری۔ خون بہنا۔ حلال مال حاصل کرنا۔ شرمگاہ سے خون بہنا۔ حمل ساقط ہونا۔ پرانے کپڑے۔ رنج وغم۔ نئے کپڑے۔ دولت مراد ہے۔ آفتاب بادشاہ۔ چاند عورت۔ لمبا کرتا۔ دین میں ترقی مراد ہے۔ (زینب بیگم از سیدوالا ضلع شیخوپورہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق

مخالف علماء اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض محض اتہام۔ افترا۔ اور بہتان ہے۔ جس کے سننے سے ہمیں بے حد حیرت ہوتی ہے۔ اور نہ صرف حیرت بلکہ نفرت بھی۔ اور اس بہتان سے نہ صرف ہم حیران ہیں بلکہ ہر وہ شخص جس نے کوئی ایک کتاب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مطالعہ کی ہوگی حیران ہوگا۔ کیونکہ آپ کی کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جس میں بیسیوں دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف نہ آئی ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسّی کے قریب کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ اور سینکڑوں اشتہارات دیئے ہیں۔ اور کئی مضمون اخباروں میں تحریر فرمائے ہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتی ہوں۔ کہ ان سب میں کئی ہزار ایسے حوالجات ہوں گے۔ جن میں حضرت اقدس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے۔ اور وہ تعریف بلحاظ کیفیت و کمیت ایسے رنگ میں ہے۔ جس کی نظیر زمانہ سابقہ میں کسی انسان سے ثابت نہیں۔ یعنی آج تک ایسی تعریف کسی نے بھی نہیں کی۔ جیسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ پس یہ اعتراض بالکل باطل ہے۔

(خاتون بیگم صدیقہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت

جنت تمہیں دکھائے گی اے بیبیو نماز
اللہ سے ملائے گی اے بیبیو نماز
جب تم خدا کے فضل سے جنت میں جاؤ گی
دلہن تمہیں بنائے گی اے بیبیو نماز
تم بھی رہو گی راضی خدا بھی رہے گا خوش
سب رنج و غم مٹائے گی اے بیبیو نماز
کھانے کو میوے پینے کو تم کو ملے گا شیر
دیدارِ حق دکھائے گی اے بیبیو نماز
گرمی سے روزِ حشر کی کیوں فکر کرتے ہو
پنکھا تمہیں ہلائے گی اے بیبیو نماز
مرنے کے بعد قبر میں تنہا نہ چھوڑے گی
بنکر سہیلی آئے گی اے بیبیو نماز

(مرسلہ تمیز النساء بیگم سکندر آباد دکن)

ہم اور ہمارے فرائض

آج میں نے چاہا کہ میں اپنی بہنوں کو یہ بتلاتے ہوئے کہ وہ کون ہیں؟ ان کی ذمہ واریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو دیکھیے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بک چکی ہیں۔ اور ہم نے اس دین کو اختیار کیا ہے۔ جس کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں لائے۔ پس اگر ہم چاہتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کریں۔ جن کو آجکل کے مسلمان کھو چکے ہیں۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ نے پہلے سے مقدر کر رکھے ہیں۔ تو ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنی اندرونی اصلاح کریں۔ قرآن کریم کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ اسی میں ہماری زندگی ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی عملی حالت اس درجہ گر چکی ہے کہ بیان کرنے سے شرم آتی ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ کے حالات اور اسلام کی تاریخ کو پڑھیں۔ اور اس کے مقابل میں آجکل کے مسلمانوں پر نظر ڈالیں۔ تو ہم کو زمین و آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ ہم اپنے محلے کے لوگوں۔ اپنی بستی کے رہنے والوں اور اپنے علاقہ کے باشندوں کو دیکھکر معلوم کر سکتی ہیں کہ اسلام پر اسوقت کیسا نازک وقت ہے۔ بہت تھوڑے ہیں جو واقعہ میں مسلمان ہیں۔ کم ہیں جو اخلاق سے پیش آتے اور بدیوں سے بچتے ہیں۔ یہ تو ہے عام مسلمانوں کی حالت۔ مگر آجکل کے علماء۔ گدی نشین اور ملا بھی کسی اچھی حالت میں نہیں۔ بلکہ ان کی حالت زیادہ افسوسناک ہے۔ جھوٹ سے ان کو پرہیز نہیں۔ بدکاریوں سے ان کو نفرت نہیں۔ خدا پر ان کو کامل ایمان نہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکا سچا تعلق نہیں۔ قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر آٹھ آٹھ آنے کی خاطر عدالتوں میں جھوٹی قسمیں کھانے کو چلے جاتے ہیں۔ اپنے نفع کی خاطر اسلام کی تعلیم کے خلاف فتویٰ دینے کو موجود ہو جاتے ہیں۔ نہ ان کو شرم آتی ہے نہ حیا اور نہ خدا کا خوف۔ صرف دنیا کمانے کو انہوں نے اسلام سمجھ رکھا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

"مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب"

یعنی مسلمان دین کی طرف سے ایسے مردہ ہو چکے ہیں کہ گویا قبروں میں پڑے ہیں۔ اور اسلام قرآن کریم میں بند پڑا ہے ان باتوں کو دیکھکر ہم اندازہ لگا سکتی ہیں کہ ان کا کہاں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام پوکل ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ ہم ان حالات سے عبرت پکڑیں۔ اور اپنی اندرونی اصلاح کریں۔ باہمی جھگڑوں کو مٹا دیں۔ کیونکہ یہ اسلام کو ضعف پہنچانے والی چیز ہے ہم نے بیعت کرتے وقت جو اقرار کیا ہے اس کو عملی طور پر پورا کر کے دکھلا دیں۔ تاکہ خدا تعالے ہم پر وُہ انعامات نازل کرے۔ جسکا اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے جو دوسرے مذاہب کے لوگ کرتے ہیں۔ اور ان باتوں اور ان بدعات کو بھی دور کر دیا ہے جو آپ کے مبعوث ہونے سے پیشتر مسلمانوں میں رائج ہو گئی تھیں۔ آپ نے اصل تعلیم ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ کوئی صبح ہم پر ایسی نہ چڑھے۔ اور کوئی شام ہم پر ایسی نہ گذرے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہمارے پیش نظر نہ ہو۔ آپ نے اسلام کی تعلیم کو صاف اور شفاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ معمولی کام نہیں بلکہ وقت کو چاہتا ہے۔ اور بڑی بڑی قربانیاں چاہتا ہے۔ خاموش بیٹھ رہنے سے نہیں ہو سکتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جانیں مانگی جاتی تھیں۔ اور صحابہؓ نے اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور خدا کے حضور بڑے بڑے مدارج حاصل کیے۔ مگر اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اور اب آپ نے دنیا پر اپنے عمل سے ہمنے یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام دلائل سے پھیل سکتا ہے۔ پس اس کے پھیلانے میں ہم جتنی بھی کوشش کریں تھوڑی ہے۔ اگر ہم خاموش رہیں گی۔ تو اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارنے والی قرار پائیں گی۔

ہم کو چاہیئے کہ ہم صحابیات کا نمونہ بنیں۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ کیونکہ بغیر اس کے ہم اعلیٰ انعامات حاصل نہیں کر سکتیں۔

(نصیرہ نزہت درجہ رابعہ)

غیبت

اکثر بہنوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں دو چار مل کر بیٹھ گئیں۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگ گئیں۔ کسی کے کپڑوں پر ہنس رہی ہوتی ہیں۔ تو کسی کی باتوں پر ٹھٹھا کر رہی ہوتی ہیں۔ کسی کی شکل کی نقل اُتاری جاتی ہے۔ کسی کی چال ڈھال کی۔ غرض اگر کوئی تعریف کے قابل بھی ہو۔ تب بھی اس کی اتنی برائی کرتی ہیں کہ اجنبی آدمی بدظن ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے خیالات کرنے لگتا ہے۔ یہ غیبت جس قدر عورتیں کرتی ہیں مرد شاذ و نادر کرتے ہیں غیبت کرنے کا گناہ تو الگ ہے۔ اس سے جس قدر فساد اُٹھتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ اکثر جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو پتہ لگ جاتا ہے۔ اور وہ ان غیبت کرنے والوں کو خوب جی کھول کر بُرا بھلا کہتی ہے۔ ہوتے ہوتے نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے۔ اور میل ملاپ چھوٹ جاتا ہے۔ اور خواہ مخواہ شکر رنجی ہو جاتی ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے غیبت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کسی میں کوئی عیب واقعی ہو۔ تب بھی چشم پوشی سے کام لیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک انسان میں کوئی نہ کوئی عیب ہوتا ہے اگر آج ہم کسی کے عیب دوسرے کے سامنے بیان کریں۔ تو کل ہمارا کوئی عیب ظاہر کیا جائے گا۔ کیا ہم یہ پسند کرتی ہیں کہ پیٹھ پیچھے ہماری بُرائی کی جائے۔ اگر نہیں تو کیوں ہم کسی کی بُرائی کریں۔ اور گناہ اپنے سر لیں۔

اگر کسی میں کوئی بری عادت ہو۔ اور آپ اس کی اصلاح کرنا چاہتی ہیں۔ تو اس کو الگ لے جا کر سمجھائیں۔ کہ بہن آپ میں یہ یہ بُری عادتیں ہیں۔ ان کو ترک کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہیں کر سکتیں تو اس کے کسی رشتہ دار کو کہیں کہ آپ کے فلاں عزیزہ کی فلاں فلاں عادت اچھی نہیں اس کو سمجھائیں کہ ان عادات کو چھوڑنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو خاموش ہی ہو جایا کریں۔ اور اس کے حق میں اصلاح اور نیک عادت اختیار کرنے کی دعائیں کیا کریں۔ قرآن شریف میں غیبت کرنے کی مثال اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے سے دی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو غیبت سے منع فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر وہ عیب کسی میں واقعی ہو تو کیا پھر بھی اس کا بیان کرنا گناہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یہی تو غیبت ہے۔ اور اگر وہ عیب کسی میں نہیں۔ تو اس کا بیان کرنا بہتان ہے۔ عورتوں پر تعجب آتا ہے۔ جب وہ ایک دوسرے کی غیبت کرتی ہیں۔ نہ گناہ کا خیال کرتی ہیں نہ آپس کے فتنہ و فساد کا۔ بس ایک ایک پر ہنس رہی ہوتی ہے تو دوسری دوسری پر۔ اگر کوئی بدصورت ہے تو اس میں اس کا کیا قصور۔ اگر کوئی غریب ہے تو اس میں اس کا کیا بس۔ صورت پر ہنسنا یا غریبی پر مذاق اڑانا بہت بری بات ہے۔ میں تو تب مانونگی۔ کہ خوبصورت اپنا حسن بدصورت کے ساتھ بدل لے یا کم از کم اپنی خوبصورتی میں سے کچھ اس کو دیدے۔ دولت مند اپنی دولت غریب کو بانٹ دے۔ جب ایسا نہ کوئی کرتا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ تو کیوں ہم ایک بے بس انسان کو عیوب کا مجموعہ بتائیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب باتوں سے سخت ناراض ہوتا ہے۔ اپنے حُسن۔ اپنی دولت یا علم پر کبھی مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک دم میں انسان کسی موذی مرض میں گرفتار ہو کر ناگہانی حادثہ کی وجہ سے کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ چشم زدن میں دولت ضائع کر کے انسان فاقوں مرنے لگتا ہے۔ بلک جھپکتے دماغ کو صدمہ پہنچنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ اور تمام علم و عقل مفقود ہو جاتی ہے۔ پس ہر قسم کے تکبر سے بچنا چاہیئے۔ اور کبھی غیبت نہیں کرنی چاہیئے۔

(امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم)

شکریہ

محترمہ امۃ السلام صاحبہ معلمہ نصرت گرلز سکول نے اعانت مصباح کے سلسلہ میں گیارہ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش اپنے فضلوں سے انہیں حصہ دے۔ دوسری بہنوں کو بھی اس کار خیر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعتِ والدین

اللہ تعالےٰ کی انسان پر بیشمار رحمتیں ہیں۔ زمین کے سب اناج اور غلے پھل اور پھول اسی کے فضل سے ہوتے ہیں۔ جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد بھی اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہیں۔ بلند آسمانوں پر چمکتے ہوئے ستارے اور سیارے اسی کا احسان ہیں۔ انسان اپنی زندگی اور اپنی بقا کے لئے جن چیزوں کا محتاج ہے۔ وہ سب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل عنایت فرمائی ہیں۔ ماں باپ کا وجود نہ صرف خدا کی ایک نعمت ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ وہ نعمت ہے جس کا بدل ناممکن ہے۔ روپیہ پیسہ آتا ہے۔ بعض دفعہ انسان پر تنگی کے دن آجاتے ہیں۔ لیکن [illegible] سر کی حالت عود کر آتی ہے۔ شاید دنیا کی بہت بڑی بڑی نعمتوں کا بھی عوض ہو سکے لیکن سچ تو یہ ہے کہ ماں باپ کے وجود کی نعمت بےنظیر اور بے مثال ہے۔

خدائے ذوالجلال نے اپنی عبادت کو ربوبیت پر مبنی قرار دیا ہے۔ حقیقی رب صرف اللہ ہی ہے۔ اسلئے حقیقی عبادت صرف اسی کی کرنی چاہیئے لیکن قرآن شریف میں جو خدا کی مکمل شریعت ہے۔ ماں باپ کے مقام کو بھی بہت بلند تسلیم کیا گیا ہے۔ بلاشبہ انسان کی پیدائش اور اُس کا بلوغت کو پہنچنا خدا کے فضل پر منحصر ہے لیکن اسمیں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ خدا کے بعد مجازی ربوبیت کا درجہ ماں باپ کو حاصل ہے۔ کیا ماں کی محبت اور اس کا بچہ کی تربیت میں فداکارانہ جذبہ ایسی بات ہے جس کا کوئی انسان بدلہ دے سکے۔ وہ بچہ کی خاطر راتوں کو جاگتی ہے اس کے دکھ سے اسے دکھ ہوتا ہے۔ اور اس کی خوشی میں وہ اپنی خوشی پاتی ہے۔ اگر بچہ کبھی بیمار ہو جائے۔ یا اسے کوئی اور تکلیف پہنچے تو ماؤں کو کھانا پینا بھول جاتا ہے۔ انہیں اپنی تکلیف کا خیال تک نہیں رہتا۔ ابتدائی دنوں میں بچہ جس قسم کی نگہداشت کا محتاج ہوتا ہے وہ بجز ماں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ خود قرآن مجید نے ماں کی تکالیف کو خصوصیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی والدہ کی بہت خدمت کی۔ اور اس کی بیماری کے باعث اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتا رہا۔ لیکن جب اُس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم اس احسان کا بدلہ دے ہی نہیں سکتے جو ماں باپ نے اپنے والہانہ جذبہ کے ماتحت تم پر کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ یعنی اے انسان خدا نے تجھے یہ حکم دیا ہے کہ تو صرف اس کی عبادت کر۔ اور اپنے والدین کے ساتھ بہت اچھا سلوک کر۔ اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تُو اُن کو یہ نہ کہہ کہ بس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہاری خدمت سے تنگ آگیا ہوں۔ اور نہ ان کے ساتھ سخت کلامی کر۔ بلکہ ہمیشہ اُن کے ساتھ عزت سے باتیں کر۔ اور ہمیشہ اطاعت کے بازوؤں کو ان کے لئے پھیلا دے۔ اور دل سے ان کے ساتھ محبت کر۔ اور ہمیشہ اللہ کے حضور یہ دُعا کرتا رہ کہ اے میرے خدا چونکہ میرے ماں باپ نے بچپن میں میری تربیت کی ہے۔ اس لئے تو ان پر خاص رحم فرما۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے ماں باپ کا حق بہت بڑا قرار دیا ہے۔ اور ماں باپ کی خدمت اور اطاعت بچوں کا فرض بتایا ہے۔ نہ صرف ظاہری اطاعت اور خدمت بلکہ محبت اور خلوص کے ساتھ اُن کیلئے روز و شب دُعا کرنا مومن پر واجب ہے۔ درحقیقت ماں باپ کی خدمت کے متعلق اس سے بہتر کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے بعد ماں باپ کی ربوبیت کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ انسان کا جسم ان کے احسانات کے [illegible] ا ہے۔ اور انسانی رُوح بغیر جسم کے کوئی کام [illegible] ۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے [illegible] میں بہت تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے ایک طرف تو فرمایا ہے۔ الجنۃ تحت اقدام امھاتکم جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور دوسری طرف فرمایا۔ کہ خدا کی خوشنودی باپ کی رضا مندی میں ہے اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

درحقیقت انسانی نسل میں یہی طریق چلا آیا ہے۔ جو آج بچے ہیں وہ کل کو ماں باپ بننے والے ہیں۔ اسلئے جو بچے اپنے ماں باپ کی اطاعت اور ادب نہیں کرتے۔ وہ جب بڑے ہوتے ہیں۔ تو انہیں اس کا بدلہ مل جاتا ہے۔ اور ماں باپ کو بچوں کی نافرمانی سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ماں اپنے بچوں کو نیک اور سعادتمند دیکھنا چاہتی ہے اور ہر باپ اپنی اولاد کو خدمت شعار اور نیک دیکھنا چاہتا ہے۔ پس ماں باپ کے دل کو خوش رکھنا یہ ہر بچے کا اوّلین فرض ہے۔

احادیث میں آتا ہے۔ کہ ماں باپ کی دُعا بچوں کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے۔ کیونکہ درد والی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اور ماں باپ کے سوا اولاد کے لئے کس کے دل میں درد پیدا ہوگا۔ ماں باپ کے دل سے سوائے انتہائی مجبوری کے بد دعا نہیں نکل سکتی۔ لیکن جب نکل جائے۔ تو پھر بڑی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ پس بزرگوں کی بد دعا سے خائف رہنا۔ اور اُن کی دُعا کو حاصل کرنا انسان کے مستقبل کو بہتر بنا دینے والی چیز ہے۔ اس لئے ماں باپ کی پوری اطاعت کرنی چاہیئے۔ تا ان کی دلی دُعائیں بچوں کے حق میں قبول ہوں۔ اور بچوں کا دین اور ان کی دنیا سدھر جائے۔

(سارہ درجہ ثالثہ)

انتقال

میرے ماموں میر محمد یعقوب صاحب احمدی ۱۰ اردو وفات ۱۳۲۱ ہش اچانک درد گردہ سے بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ماموں جان کا انتقال عین جوانی کی عمر میں شادی کے صرف چھ ماہ بعد ہوا ہے ہماری ممانی آخری وقت ماموں جان سے مل بھی نہ سکیں۔ ... التماس ہے کہ انہیں مغفرت کیلئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (سیدہ حفیظۃ الرحمٰن دار العلوم قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ جلسہ ماہانہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۳۰ر جولائی ۱۹۴۱ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کے مکان پر زیر صدارت اُستانی مریم بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم زینب بیگم صاحبہ نے کی۔ نظم محمدی بی بی صاحبہ نے کلام محمود سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حمیدہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون موجودہ جنگ کے متعلق پڑھا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں کیسی صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ بعد ازاں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے غیبت سے بچنے کی حاضرات کو تلقین کی۔ پھر امۃ السلام صاحبہ نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی۔ اسکے بعد حافظ محمد رمضان صاحب نے آیۃ کریمہ ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا و زینتھا الخ سے استدلال کرتے ہوئے تقریر میں اسلام کے فضائل و محاسن وضاحت سے بیان فرمائے۔ پھر طاہرہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون اعطیت بجوامع الکلم پر پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (ام وسیم احمد)

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ سید والا

سید والا ضلع شیخوپورہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپا مریم صاحبہ کی اجازت سے ۱۵ر مارچ ۱۹۴۱ء کو لجنہ قائم کی گئی۔ آجتک نو ہفتہ واری اجلاس ہوئے جنمیں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف مضامین مصباح اور حضرت صاحبؑ کی کتب سے پڑھے گئے۔ اور احمدی مردوں اور عورتوں سے لیکچر کرائے گئے۔ اور دعا کی گئی۔ اور احمدی عورتوں کی تنظیم کی گئی۔ اور دو روپے چار آنے چندہ جمع کیا گیا۔ جو مسجد احمدیہ کے سائبان پر خرچ کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بیس پچیس احمدی و غیر احمدی عورتیں ہر جلسہ میں شریک ہوتی ہیں۔ (اُم اسمٰعیل سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن کا ماہوار جلسہ

بتاریخ ۱۱ر ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش بروز جمعہ لجنہ اماء اللہ کا ماہوار جلسہ ہوا۔ قرآن شریف باترجمہ تمیز النساء بیگم صاحبہ نے پڑھا۔ نظم ہاجرہ بیگم صاحبہ و نور بانو صاحبہ نے پڑھی۔ پھر امۃ الحفیظ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ علی محمد علاؤالدین صاحب نے اخلاق خاتون پر۔ اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے تعلیم خاتون پر۔ اور سلیمہ بیگم صاحبہ نے تاریخ سلسلہ احمدیہ پر اپنے خیالات سے حاضرات کو مستفیض کیا۔ تین غیر احمدی خواتین بھی شامل تھیں۔ (خاکسار مسز عبد اللہ علاؤالدین)

معمہ کا حل

رسالہ مصباح [illegible] میں مندرجہ [illegible] ...یا کرا۔

(۱) یہ پانچ حرفی نام سمندر ہے۔ اگر اسکے پیچھے سے دو حرف کاٹ دیئے جائیں تو سم رہجاتا ہے جو زہر کے معنی دیتا ہے (۲) اگر اسپر پیش ڈالدی جائے تو سُم بنجاتا ہے (۳) اگر پیچھے سے صرف ایک حرف کاٹ دیا جائے تو سمند رہ جاتا ہے جو گھوڑے کا نام ہے۔ (۴) اگر پیچھے سے دو حرف کاٹ دیئے جائیں تو سمن رہجاتا ہے جو چنبیلی کے پھول (یاسمن) کو کہتے ہیں (۵) اگر پہلا حرف کاٹ دیا جائے تو مندر رہجاتا ہے جو ہندوؤں کی عبادت گاہ کا نام ہے۔ خاکسار سکینہ بیگم اہلیہ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری معلم المجاہدین قادیان

نوٹ:۔ محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ ذاکرہ امرتسر۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بقاپوری قادیان۔ اور عزیزہ امۃ الحی صاحبہ فرخ محلہ دار الفضل نے بھی اس معمہ کا صحیح حل بھجوایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بچے کی آمین

میرے لڑکے بشیر احمد کے ختم قرآن کی تقریب پر ذیل کے اشعار لکھے گئے ہیں جو امید ہے بہنیں دلچسپی سے پڑھیں گی۔

ادا ہو کس طرح سے شکر باری
ہوئی رحمت بشیر احمد پہ بھاری
عطا اس کو ہوئی ہے دینداری
وہ بچپن میں ہوا قرآں کا قاری
برس میں پانچویں جب پیر پایا
تو سر پر تاج قرآن کا سجایا
یہ تیرا فضل ہے رب البرایا
مراد آئی خوشی کا گیت گایا
اسے رنج و بلا سے دور رکھنا
ا[illegible] ہی مسرور رکھنا
اسے نیکی میں ہی مشہور رکھنا
ہمیشہ ہمکنارِ نور رکھنا
بڑا ہو کر بنے وہ خادمِ دیں
مٹائے دشمنوں کے دل سے سب کیں
مری اس عرض کو منظور فرما
بڑا محسن ہے تو مرے خدایا
ہے خوش قسمت جو تیرے در پہ آیا
ہوا فائز وہ سب کچھ اس نے پایا

(مسعودہ بیگم اہلیہ محمود حسن بن مرزا اسمٰعیل صاحب امرتسری)

بقیہ صفحہ ۲۔ (۱) ایک سو سے کم رقم اس تحریک میں کسی دوست سے نہ لیجائیگی۔ اس سے زیادہ جسقدر بھی کوئی دوست دیگا شکریہ کے ساتھ قبول کیجائیگی مگر وہ رقم پورے سینکڑوں میں ہوگی (۲) یہ رقم جس قدر جلد ممکن ہو اور حد آخیر ستمبر ۱۹۴۱ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بمد "تحریک قرضہ پچاس ہزار" داخل کرائی جائے۔ (نوٹ) رقم کے وصول ہونے پر نظارت ہذا کیطرف سے ایک مطبوعہ سارٹیفکیٹ دیا جائیگا جو رقم واپس لیتے وقت پیش کرنا لازمی ہوگا (۳) قرضہ کی واپسی یکم نومبر ۱۹۴۲ء سے شروع ہوگی اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک ختم کر دیجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ (۴) واپسی ایک ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے قرعہ اندازی کے ذریعہ کیجائیگی یعنی جس جس دوست کا نام قرعہ میں نکلیگا ان کو ادائیگی کیجائیگی۔ اس کے علاوہ جن دوستوں کو کوئی اشد ضرورت اپنے روپیہ کو واپس لینے کی پیش آجائیگی تو حتی الوسع انکی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ البتہ جن دوستوں نے تین ہزار روپے یا اس سے زیادہ رقم قرضہ میں دی ہوگی ان کیلئے ضرورت پیش آجانے پر یہ خاص انتظام کیا جائیگا کہ کم از کم ایک ماہ کا نوٹس دینے پر انکو تین ہزار روپیہ تک کی واپسی ایک ماہ میں کر دیجائیگی البتہ اس کے علاوہ اس ماہ میں قرعہ نہیں نکالا جائیگا (۵) جسقدر عرصہ یہ قرضہ کا روپیہ نظارت ہذا کے ذمہ رہیگا۔ اتنے عرصہ کے لئے اس روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ پس میں جماعت کے ان احباب سے اپیل کرتا ہوں جنکو سلسلہ کی مشکلات کا احساس اور درد ہے کہ وہ حصولِ ثواب کیخاطر خوشی سے اس تحریک قرضہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر انجمن کے بار کو کم کرنے میں مدد دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور مجھے اطلاع دیں کہ وہ کسقدر رقم اور کبتک قرضہ میں دینگے۔ بہر حال یہ رقم جلد سے جلد وصول ہو جانی چاہیئے۔

جماعت کی ذی ثروت مخیر خواتین بھی اس تحریک کی مخاطب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۳ر اگست بر مکان جناب مولوی حسام الدین حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ ذوالفقار حسین صاحب احمدی مرحوم ساکن دہلی احمدی خواتین کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جناب امیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے جلسہ گاہ کا انتظام احسن طور پر کیا۔ تلاوت قرآن کریم صدر صاحبہ نے خود کی۔ پھر اہلیہ صاحبہ اکبر خانصاحب اصغر (ساکن فیض اللہ چک) اور ...سیر نے نظم سنائی۔ پھر انکی دختر عزیزہ اصغری خانم اور صالحہ خاتون دختر جناب امیر صاحب مرحوم نے ملکر درثمین سے نظم پڑھی۔ اسکے بعد جناب صدر صاحبہ نے اس جلسہ اور لجنہ اماء اللہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ایک پُراثر مضمون سنایا جسمیں احمدی خواتین کے متحد اور منظم ہونے کے فوائد اور خدمتِ دین کی ضرورت اور اعمال صالحہ کی بجاآوری کے فوائد سے آگاہ کیا اور موجودہ زمانہ کے زہریلے اثرات سے بچنے کی نصائح کیں۔

اسکے بعد محترمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ جناب محمد اسحٰق خانصاحب نے عملی پروگرام پیش کرتے ہوئے ایک مؤثر اور پُرجوش تقریر کی۔ جس کے اثر سے تمام خواتین میں خدمتِ دین کیلئے بجلی کیطرح ایک نئی طاقت محسوس ہونے لگی۔ پھر اہلیہ صاحبہ اکبر خانصاحب اصغر نے لکھا ہوا مضمون سنایا۔ تقاریر کے بعد صدر صاحبہ نے سب سے مشورہ لیکر عہدیداروں کا انتخاب کیا اور ... اہلیہ اکبر خانصاحب اصغر صدر لجنہ اور ... (...حسام الدین حیدر صاحب) باتفاق رائے سکرٹری منتخب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ سب خواتین نے لجنہ کی باقاعدہ ممبر بننے اور آٹھ آٹھ آنہ ماہوار چندہ دینے کا بھی وعدہ ... شامل ہیں خط و کتابت اور جلسوں کی دعوت کیلئے ایک ایک آنہ سب نے نقد جمع کر دیا۔

آخر میں یہ عاجزہ، محترمہ صدر صاحبہ اور انکی صاحبزادی مبارکہ سلطانہ صاحبہ کی بہت بہت شکر گذار ہے کہ انہوں نے باوجود مہمان ہونیکے کافی محنت کر کے ہماری راہنمائی کی۔ اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ پھر قریشی محمد حنیف صاحب قمر سکرٹری تعلیم و تربیت کی بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے قریباً ایک ہفتہ کی شبانہ روز جدوجہد کے بعد احمدی خواتین کو ایک جگہ جمع کر کے

موجد طب نورانی کا اعلان عام

ہر انسان بذریعہ ڈاک مفصل حالات سے اطلاع دیکر گھر بیٹھے فی سبیل اللہ مکمل اور یقینی علاج کرا سکتا ہے۔ علاج کے قواعد وغیرہ معلوم کرنے کیلئے پانچ پیسے کا پوسٹل لفافہ ارسال کرنا چاہیئے

المعلن

حامد نذیر عرشی۔ موجد طب نورانی شہر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

۲۷۵ روپیہ ماہوار مفت کمالو!

دولت آپکو تلاش کر... ہے

آپ اصلی ریگل نیو گولڈ سونا کی ایجنسی لیکر ۵... گھر بیٹھے کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ بھی خراب نہیں ہوتا آجکل ... ہر قسم کے زیورات ہمارے پاس ... کی ایجنسی کیلئے فوراً لکھیں۔ تیار شدہ ... کی مکمل فہرست اور چار تولہ ... گولڈ سونا۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ ایک انگوٹھی ... ایک جوڑی کانٹے۔ بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ ... تے ہیں۔ ہوشیار تجربہ کار ... محنتی ایجنٹوں کو ... دی جاتی ہے۔

قواعد ایجنسی طلب ...

دی ریگل نیو گولڈ ... کمپنی

چوک دالگراں ۲۵